میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ادھوری باتوں کو مکمل کر دیا گیا اور دونوں کی افراط و تفریط سے ہٹ کر میانہ روی اور اعتدال پر قائم اخلاق کا ایک جامع اور مبسوط نظام پیش کیا گیا۔ (ص ۱۲۲) کسی کے کمال میں فرق ؟ اسے بغیر بھی رسول اللہ ؐ کا کمال کمال ہے۔

خوب صورت جلد اور دیدہ زیب پیش کش کی وجہ سے کالجوں اور عربی مدارس میں مقابلوں میں انعامات کے طور پر اور امتحانات میں کامیابیوں پر بزرگوں کی طرف سے نوجوانوں کو ہدیہ دینے کے لیے نہایت مناسب ہے۔ (مسلم سجاد)

**سرزمین آرزو**، ناصر قریشی۔ ناشر: تنظیم پبلی کیشنز، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۱۲۸۔ قیمت: ۵۱ روپے۔

مصنف نے ۱۹۹۳ میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ زیر نظر کتاب محض روداد سفر نہیں بلکہ مشاہدات و تاثرات اور بصائر و عبر کا خزانہ بھی ہے۔ ناصر قریشی ایک براڈ کاسٹر، افسانہ نگار اور ایک مضمون نگار کی حیثیت سے معروف ہیں۔ اس سفرنامے میں وہ ایک اچھے رپورتاژ نویس کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ جناب ناصر قریشی کو اللہ تعالیٰ نے بات کہنے کی صلاحیت عطا فرمائی ہے۔ انھوں نے محض تاریخی و جغرافیائی احوال پر انحصار نہیں کیا بلکہ واقعات کے موثر بیان کو ترجیح دی ہے۔ ان کا سفرنامہ سادہ و بے رنگ تفاصیل کی کھتونی نہیں بلکہ سفر حج کے مراحل و منازل کا جذبہ انگیز اور فکر افروز بیان کا مرقع جمیل ہے۔ قاری یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ خود مصنف کے ہمراہ محو سفر ہے۔ حرمین شریفین کی زیارت کا روح پرور اور ایمان افروز بیان قاری کے دل و دماغ پر خاص اثر کرتا ہے۔ مصنف نے حج کے انتظامات کے سلسلے میں سرکاری و اجتماعی سطح پر ہونے والی بعض کوتاہیوں پر بھی بلیغ تبصرہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں سفرنامہ کا وہ حصہ خاص طور پر قابل توجہ ہے جس میں ۱۲ ذی الحجہ کو رمی جمار کے موقع پر کئی آدمیوں کی ہلاکت کا حال بیان کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سعودی حکومت کی تمام تر قابل قدر مساعی کے باوجود حج کے بعض انتظامات کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

حجاج کرام میں نظم و ضبط کا فقدان ان کی موزوں تربیت کا اہتمام نہ ہونے کی غمازی کرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ایسے حادثات وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں اور عالم اسلام میں ان کی روک تھام کے لیے کوئی احساس جنم نہیں لیتا اور نہ کوئی مناسب قدم اٹھایا جاتا ہے۔ بہرحال "سرزمین آرزو" ایک ایسے شخص کا سفرنامہ حج ہے جو دیکھتا ہے، محسوس کرتا ہے، سوچتا ہے اور ملت اسلامیہ کے حال اور مستقبل کو بہتر دیکھنے کا آرزو مند ہے۔ (ڈاکٹر رحیم بخش شاہین)